روزہ کا تصور اسلام اور غیر سامی ادیان کا (تقابلی مطالعہ)

The Concept of Fasting: A Comparative Study of Islam and Non-Semitic Religions

Aisha Siddiqa

Lecturer, Islamic Studies, Islamia University of Bahawalpur, Bahawal Nagar Campus:sayesha@gmail.com

Abstract

The concept of fasting, the divine command is present in the Semitic religions with clear commandments and nothing is hidden. Such fasting is obligatory in the Semitic religions. The objective of this study is to compare the concept and philosophy of Islam with non Semitic religions about fasting. This is an analytical approach and data is gathered from books, articles and online sources. In non-Semitic religions, there are no divine religions, no divine command, and fasting is not obligatory. Yet fasting is present in every non-Semitic religion. As in Hinduism, fasting is considered as a ritual and fasting is observed with great enthusiasm. Especially in this religion women observe fast. There is no concept in Sikh wine after only Guru Nanak Sahib fasted. In Buddhism, only Buddhists go hungry and thirsty. People of Jainism also fast on certain days. But other than that, they believe in monasticism. The people of *Sabi* religion have no specific days for fasting and there are no fasts. In Confucianism, fasting is not called abstaining from food and drink, but according to them, fasting is for the soul and the mind. The comparison of Islam makes it clear that Islam neither teaches monasticism nor coercion in religion. The special purpose of fasting in Islam teaches man to purify himself, fight, meditate and attain *Taqwa*. It teaches equality and a sense of responsibility. Fasting is present in every religion but every religion has different style and method of keeping it.

Keywords: Concept of Fasting, Islam, Non-Semitic Religions

تعارف

اللہ تعالی کا بہت بڑا احسان اور کرم نوازی ہے کہ امت محمدیہ ﷺ پر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالی نے فرمادیا کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ پچھلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ امت محمدیہ ﷺ کو روزہ کی فرضیت، اہمیت کو اجاگر کیا، اور روزہ کے جسمانی و روحانی فوائد بھی بتائے، روزہ کا اصل مقصد تقوی اور پرہیزگاری اور احساس ذمہ داری کا نام بھی ہے۔ روزہ بہت پرانی عبادت ہے۔ جو کہ حضرت آدمؑ سے لے کر محمد ﷺ تک تمام انبیاؑ نے روزے رکھے، مگر پچھلے انبیاء کے روزوں کی صورتیں اور تعداد ہمارے روزں سے مختلف تھی۔ جیسا کہ ایام بیض کے تین روزے (چاند کی 13،14،15) حضرت آدمؑ پر فرض تھے۔ جبکہ ہفتے کے دن کا روزہ اور ہر محرم کی دس کا روزہ حضرت موسیٰؑ پر فرض تھا۔ حضرت نوحؑ جبکہ ہمیشہ ہی روزہ رکھتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ بھی ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔[1]

انسائیکلوپیڈیا آف جیوز میں لکھا ہے کہ "روزہ یہود اور نصارہ میں گناہوں کے کفارے اور توبہ کے لئے رکھا جاتا تھا۔ وہ بھی صرف رسمی، تنگی یا پھر پرانے دنوں کی یاد اور یہ ماتمی طور پر رکھا جاتا تھا۔" اسطرح روزہ مختلف ادیان میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے، جیسے ہندومت میں عورتیں برت رکھتی ہیں۔ اور بدھ مت میں بھوک اور پیاس کو ہی روزہ تصور کر کے نروان حاصل کرتے ہیں۔ زرتشت مذہب میں صرف مذہبی پیشوا ہی رکھتے تھے۔ سکھ مت میں بالکل ہی تصور موجود نہیں۔ قدیم جین مت میں روزے رکھے جاتے تھے جدید دور میں بالکل ختم ہوگئے۔ کنفیوشس ازم میں روزے کا تصور ہی الٹ ہے۔ جب کہ اسلام ہی واحد مذہب ہے جو دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت کے لیے ایک ہی وقت میں رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں[2]۔

زیر نظر مقالہ میں اسلام اور غیر سامی ادیان میں صوم یعنی برت کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

روزہ کا معنی و مفہوم:

روزہ کو عربی زبان میں "صوم" کہتے ہیں۔ "صوم" کا لغوی معنی "روکنے" کے ہیں۔[3]

---

[1] محمد الیاس عطار قادری رضوی، " فیضیان رمضان"، کراچی: مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ص:721

[2] ایضا

[3] طاہر القادری، ڈاکٹر، فلسفہ صوم"، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003

اصطلاح شریعت میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل مباشرت سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔[4]

فرضیت روزہ :

روزہ دس شعبان المعظم دو ہجری کو فرض ہوا۔ روزہ ہر عاقل و بالغ پر فرض ہے۔[5]

فضائل صوم:

صوم کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو رمضان میں ایمان کی حالت میں اور اجر کی نیت سے صوم رکھتا ہے۔ تو اسکے باقی سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔[6]

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ہر چیز کی زکوتہ ہے لیکن جسم کی زکوتہ صوم۔"

روزہ دار کے بارے میں بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

"جس نے اللہ تعالی کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو خدا تعالی اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" تین لوگوں کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی جب تک کہ وہ روزہ کھول نہ لے، عادل حکمران کی، اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالی بادلوں کو اوپر اٹھاتا ہے اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اللہ تعالی فرماتے ہیں: کہ میری عزت وجلال کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے ہی وقت کے بعد کروں۔"[7]

حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" تین دعائیں رد نہیں کی جاتی: والد کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔"[8]

---

[4] ابن منظور، "لسان العرب" رقم: نشر ادب الحوزتہ، محرم ۱۴۰۵ھ، ص 12،351،

[5] طاہر القادری، ڈاکٹر، فلسفہ صوم"، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003، ص 21،

[6] لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003 طاہر القادری، ڈاکٹر روزہ اور اعتکاف"، ص، 24

[7] طاہر القادری، ڈاکٹر روزہ اور اعتکاف" لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003، ص، 25،24

اسلام میں روزے کی فرضیت و مقصد:

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

"اے ایمان والو! پہلی امتوں کی طرح تم پر بھی اس لیے روزہ فرض کیا گیا ہے تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاو![9]

"روزہ کا صحیح اور حقیقی مراد ہی تقوی ہے۔اور روزہ کی اصلی روز ح ہی تقوی ہے۔اور روزہ میں توی اور ایمان کی اصل بندہ کے ظرف وہمت کے مطابق ہوتی ہے۔اور یہ تقوی ہی اللہ تعالی کے حکم کی تکمیل ہے۔پرہیزگاری کا اصلی مقصد یہ ہے کہ خدا تعالی سے بندہ اجر کی نیت اور سب احکامات پر عمل اور خوف خدا کی وجہ سے تمام برے کاموں سے روکے رہنا ہے۔[10]

تقوی نام ہی خدا تعالی کے احکامات کی بجاآوری کرنا،اور ہر منع کی گئی چیز سے مکمل پرہیز کرنا ہے۔اور جب بندہ مکمل پرہیزگار ہوتا ہے۔تو اللہ تعالی کے حکم کا تابع ہو جاتا ہت۔اور کوئی بھی حکم نہیں ٹلتا۔اور اللہ تعالی کا بہت زیادہ برگیزیدہ بن جاتا ہے۔اور شکر گزاری کرتا ہے۔اور پورا کا پورا اللہ تعالی پر بھروسہ اور یقین رکھتا ہے۔تقوی کو ہر کوئی اختیار نہیں کر سکتا۔یہ صرف اہل ایمان والوں کو ہی اللہ تعالی اپنے خاص بندوں میں شامل فرماتا ہے۔اور اہل ایمان کی صفات ہیں۔خدا تعالی،فرشتوں،کتابوں اور تمام رسولوں اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے۔اللہ تعالی نے تقوی کو اختیار کرنے کا حکم بھی اہل کتابوں یعنی آسمانی کتب پر یقین رکھنے والوں کو ہی کہا ہے۔[11]

تقوی کے تین درجات

1: تقوی کا پہلا درجہ: کہ انسان کفر و شرک سے مکمل ایجاب کرئے۔اور شرک کے بالکل قریب بھی نہ جائے۔تقوی کے یہ درجہ لازم و ملازوم میں شامل ہوتا ہے۔(یہ فرض میں شامل ہوتا ہے۔)

2: تقوی کا دوسرا درجہ: اس درجہ میں انسان کو تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچنا ہوتا ہے۔یہ تقوی کا درمیانی حصہ کہلاتا ہے۔

---

[8] عبید اللہ طاہر فلاحی مدنی،احادیث رمضان روزہ،"کراچی: المنارہ پبلیشنگ ہاؤس،جون 2012

[9] القرآن الکریم،سورۃ البقرۃ،185

[10] مولانا محمد اعجاز مصطفی،رمضان المبارک 1442ھ،مئی 2021

[11] ایضا

3: تقویٰ کا تیسرا درجہ:

یہ تقویٰ کا اعلیٰ اور عرفہ درجہ ہے۔۔اس درجہ میں انسان اپنے رب تعالیٰ سے بہت زیادہ خوف ذدہ ہوتا،اور جواب دہی کا ڈر ہوتا ہے۔وہ اپنے تمام تر کاموں بہت زیادہ خیال سے مکمل اجتناب کرتا ہے۔اور اپنے دل کو ظاہری اور باطنی طور پر مکمل صاف وشفاف رکھتا ہے۔اور شرک کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔اصل اور حقیقی تقویٰ ہی یہی ہے۔اور یہی تقویٰ قرب الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے[12]۔

اسلام میں روزوں کی اقسام:

اسلام میں روزوں کی اقسام آٹھ ہیں۔

1: فرض عین (رمضان کے روزے)

2: فرض غیر معین (رمضان کے قضاؑ روزے)

3: واجب عین (کسی خاص تاریخ میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو تو اسی تاریخ کو روزہ رکھنا)

4: واجب غیر معین (کفارہ کا روزہ،نذر غیر معین کے روزے اور نفلی روزوں کی قضا)

5: سنت (نو اور دس محرم کے روزے،یوم عرفہ صوم،اور ایام بیض یعنی قمری مہینے کی تیرہویں،چودہویں تاریخ کا روزہ)

6: نفل (شوال کے چھ روزے،شعبان کی پندرہویں کا روزہ،سوموار، جمعرات اور جمعہ کا روزہ

7: مکروہ تہزیبی (محرم کی صرف دسویں تاریخ کا روزہ،ہفتہ کے دن کا رکھنا،عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی صوم)

8: مکروہ تحریمی (عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دو روزے،اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں ،بارہویں، تیرہویں تاریخ کے روزے)[13]

---

[12] مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ،رمضان المبارک 1442ھ، مئی 2021

[13] طاہر القادری،ڈاکٹر،فلسفہ صوم"،لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز،اکتوبر 2003ء ص،65

غیر سامی ادیان میں روزے کی اقسام:

ہندومت میں روزے کی اقسام:

ا: ہندومت میں روزے کو "برت" کہتے ہیں۔ نوعیت اور مدت کے لحاظ سے برت کی مختلف اقسام ہیں

1۔ایک طرح کا برت جن میں روزے کی سب شرائط پوری ہو جاتی ہیں۔ایک دن مقرر کرلیتا ہے جس نے برت رکھنا ہو۔اپنے دل میں خدا کا نام بھی سوچ لیتا ہے۔ جس کے لیے وہ روزہ رکھتا ہے۔ مثلا خدا یا کوئی دیوئی یا مورتی۔ روزے سے پہلے دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔اس کے بعد دانتوں کو صاف کر کے غسل کے لیے روزہ رکھا جاتا ہے۔ خدا کا نام زبان سے لیتا ہے۔ پھر اگلے روز اسی حالت میں ہوتا ہے۔ وہ روزہ کھول دے یا دوپہر میں کھول لے کوئی روکے ٹوکے نہیں۔

2: برت کی اقسام کو "کرچھرا" کہتے ہیں۔اس میں برت والا شخص ایک دن دوپہر کے وقت کھانا کھاتا ہے۔ دوسرے دن رات کے وقت اور تیسرے دن صرف وہی کھاتا ہے۔ جو اسے بن ہاتھ پھیلائے گھر والوں سے مل جائے۔ پھر چوتھے دن روزہ رکھتا ہے۔

3: برت کی ایک قسم کو "پراک" کہتے ہیں۔ جس میں برت رکھنے والا روزہ رکھنے سے پہلے مسلسل تین یوم دوپہر کا کھانا کھاتا ہے۔ پھر تین دن لگاتار دن رات کا کھانا کھاتا ہے۔اور پھر دن برت رکھتا ہے۔اور اس دوران تین دن تک برت کھولتا نہیں۔

4: برت کی ایک اقسام "چندرابن" ہے۔ ہر برت اس دن رکھا جاتا ہے۔ جس دن چاند پورا نکلتا ہے۔ پہلے دن وہ جتنے لقمے کھاتا ہے اس سے اگلے دنوں میں وہ دو نوالے کم کرتا رہتا ہے۔ جب تک کہ چاند مکمل نکل آئے پھر وہ روزہ رکھتا ہے۔

5: برت کی ایک اور اقسام "ماسواس" بھی ہے۔اس میں بندہ افطار کے بغیر مسلسل ایک ماہ کا برت رکھتا ہے۔[14]

6: ہندومت میں لوگ "ہکنتا ایکاوشی" کا تہوار مناتے ہیں ی۔ یہ تہوار زیادہ تر "وشنو" جس کو بھگوان کہتے ہیں۔ یہ تہوار زیادہ تر "وشنو" جس کو وہ بھگوان کہتے ہیں۔ کہ ماننے والے مناتے ہیں۔اور وہ اس کو روزہ بھی رکھتے ہیں۔ ہندو لوگ مقدس مقامات کی زیارت کے دوران بھی روزے رکھتے ہیں۔[15]

سکھ مت میں روزے کا تصور:

---

[14] ڈاکٹر حسین فاروق، اسلام اور ہندو مذہب کا موازنہ، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور، ۹۸

[15] البیرونی، محمد بن احمد، ابوریحان، "کتاب الہند"، مترجم: سید علی، لاہور: بک ٹاک، 2002ء

1: سکھ مت میں روزے کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔اور نہ ہی روزے کی اقسام
2: کیونکہ سکھ مت میں صرف اعتقادات پر ایمان رکھتے ہیں۔ سکھ مت میں ایمان باللہ، یوم آخرت، مال، ذکوۃ اور حج موجود ہے۔اور اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے۔
3: سکھ مت کے گرونانک صاحب نے دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کی تاکید کی ہے۔ لیکن سکھ مت میں کہیں بھی روزے کے متعلق دلیل نہیں ملتی۔
4: گرونانک صاحب علم محویت میں چلے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے نماز، روزے کی پابندی نہ کر سکے اور نہ آپ کو بال کاٹنے کا ہوش رہا۔جب کے اپ کے ماننے والوں نے بھی نماز، روزہ کی پابندی کو لازمی نہ سمجھا۔اور حجامت کو بھی چھوڑ دیا۔[16]

بدھ مت میں روزے کی اقسام:

بدھ مت میں بھی روزے کی اقسام موجود ہیں۔

1: بدھ مت لوگ نئے چاند اور پورے چاند نکلنے کے دنوں میں بدھ مت میں لوگ نئے چاند اور پورا چاند نکلنے کے دنوں میں روزہ رکھتے ہیں۔ان کے ہاں روزے کا مقصد اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہے۔جو لوگ بدھ مت کو مانتے ہیں۔وہ 4دن لگاتار روزہ رکھنے کی ایک تقریب کرتے ہیں۔

پہلے دو دن روزے کی شرائط بہت نرم ہوتی ہیں۔ جن کو آسانی سے پورا کیا جاسکتا ہت۔اس دوران روزہ دار سچے دل سے اپنے اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

تیسرے دن کا روزہ بہت سخت ہوتا ہے۔ جس میں تھوک تک اندر لے جانے کی اجازت نہیں جاتی۔

چوتھے اور آخری دن لوگ گناہوں کا اقرار خاموشی کی حالت میں کرتے ہیں۔بدھ مت میں مختلف فرقوں کے لوگوں کا تصور ہے کہ وہ اگلے جنم میں اعلی مقام پانے کے لیے روزے رکھتے ہیں۔[17]

بدھ مت میں روزے اندرونی سچائی کے حصول کے لیے اور دھیان، گیان اور نروان حاصل کرنے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔[18]

---

[16] آرٹیکل، حافظ عرفان اللہ وارث، بہاولپور 2018

[17] ءآرٹیکل، مفتی تبریز عالم حلیمی قاسمی، سکھ مت ایک تعارف، خادم تدریس، دار العلوم حیدر آباد

[18] کالم نگار، ساجد خاکوانی، ڈاکٹر، دلیل پی کے،

جین مت میں روزے کا تصور:

جین مت میں بھوکے رہنے کو ہی روزہ تصور کی جاتا ہے۔اور جینی اپنے مذہبی مقامات کی جب زیارت کو جاتے ہیں تو اس دوران روزہ رکھتے ہیں۔[19]

اور یہ لوگ مشہور تہواروں کے موقع پر اور جین مت کے بانی کی یاد میں روزے رکھتے ہیں۔ان کے ہاں عید کے ساتھ ہی روزے رکھے جاتے ہیں۔ان کے ہاں عید کے ساتھ ہی روزے رکھے جاتے ہیں۔ان کے ہاں لڑکیاں شادی سے پہلے روزے رکھتی ہیں۔لیکن ان کی طرف روزے کے کوئی واضح اقسام موجود نہیں ہیں۔[20]

زرتشت مذہب میں روزے کی اقسام:

زرتشت مذہب میں روزے رکھنے کی تلقین کی گئی تھی۔اس مذہب کے پیشوا روزے رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ اس مذہب میں مذہب اپنی سہولت کے مطابق روزہ رکھا جاتا ہے، جیسے منت کے روزے۔اس مذہب روزے کے دوران کھانے پینے میں مکمل اجتناب کے بجائے چند مزید چیزوں کو کھانے میں شامل کر لیتے ہیں۔

ان کے روزں میں صرف نمک کا استعمال ہوتا ہے اس مذہب کے لوگ صرف پھل کھاتے ہیں۔اور مشروبات بھی پیتے ہیں۔ماضی میں روزہ کے لوگ صرف پھل کھاتے ہیں۔اور مشروبات بھی پیتے ہیں۔ماضی میں روزہ ان کے لیے عبادت کا اہم حصہ تھا۔لیکن اس مذہب میں زیادہ مشہور کفارے کے دن کا روزہ بھی شامل ہے۔یہ لوگ صرف گناہوں کی معافی اور توبہ کے لیے روزے رکھتے ہیں۔ان کے روزوں میں صرف پرفیوم ،لوشن ،ازدواجی تعلقات نہانے دھونے اور چمڑے کت جوتے سے پرہیز کیا جاتا ہے[21]۔

کنفیوشس ازم میں روزے کی کوئی اقسام موجود نہیں ہیں۔ کنفیوشس نے اپنے مذہب میں پیار و محبت اور باہمی اتحاد اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے۔اور لوگوں کی اصلاح پر زور دیتا ہے۔کنفیوشس کو اسلاف سے محبت اور بہت ہی عقیدت رہی ہے۔اور یہ اپنے بارے میں فرماتا ہے کہ "میں ہی بتانے نہیں بڑھانے والا ہوں۔[22]

---

[19] سلیمان ندوی، "سیرت النبی ﷺ" ،لاہور: مکتبہ اسلامیہ، اکتوبر 2012ء

[20] ایضاء

[21] آرٹیکل، خادم مسرور، رجب 12 منگل، جون 2

[22] فرید احمد پراچہ، ڈاکٹر، "مطالعہ مذاہب عالم"، (لاہور: مطبع تہامی آرٹ پریس، س ن)، ص:189

کنفیوسش نفسیات کے بارے میں جانتا تھا۔اور ذہنی سکون کی اہمیت کو بھی جانتا تھا۔اس کے نزدیک دماغی سکون ، تھاکاوٹ اور خاموش رہنے کو ایک قوت اور توانائی کا نام دیتا ہے۔اس کے نزدیک روزہ بھوک، پیاس کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ دل کے روزے کا قائل ہے۔اور کچھ وقت کے لیے پرہیز کو بھی روزہ ہی سمجھتا ہے۔اس کے نزدیک دل کے روزہ سے انسان جنسی سر گرمی سے پرہیز ہوتا ہے۔اور دماغ اور حواس ٹھیک کام کرتا ہے۔روح کو بھی پر سکون کیا جاتا ہے۔کنفیوشس کا بھوک پیاس والے روزے کو مذہبی روزہ کہتا ہے۔لیکن ساتھ ہی دل کے روزہ کو مانتا ہے۔کہ دل کا روزہ رکھا جائے۔کیونکہ کنفیوشس کے قریب دل ہی ہر چیز کا مرکز ہے۔اسلیئے دل کے روزے کو اہمیت دیتا ہے۔ کیونکہ دل ہی قلب اور ضمیر ہے۔تو یہاں سے ہی ہر خواہشات پیدا ہوتی ہے۔اور ہر برائی پیدا ہوتی ہے۔ہر احساسات ابھرتے ہیں۔اسلیئے یہ دل کو ہی مرکز مان کر دل کے روزہ رکھنے کا قائل ہے۔اور اس کی ہی تعلیمات دیتا ہے۔[23]

روزے سال میں کتنے فرض اور ان کا دورانیہ-اسلام اور غیر سامی ادیان میں تقابل:

اسلام

اسلام میں فرض روزوں کی تعداد صرف تیس ہے۔اسلام میں روزے فرض کیے گئے ہیں۔وہ صرف رمضان المبارک کے روزے ہیں۔اور ان روزوں کے اوقات طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب ہیں۔

دورانیہ: صبح نمودار ہونے سے آفتاب تک تین باتوں سے روکے رہنا فرض ہے۔

1:اخیر صبح سے لیکر سورج غروب ہونے تک کچھ نہ کھانا نہ پینا۔

2:اخیر صبح سے سورج غروب ہونے تک جنسی تعلق سے بالکل پرہیز کرنا

3:روزے کی مدت،اجتناب کی نیت[24]۔

ارشاد باری تعالی:

"جب تک کھاؤ پیو تب تک تمہارے لیے چیٹی دھاری کالی دھاری سے فجر کے ٹائم صاف نظر آجائے اور پھر روزوں کو رات تک پورا کرو۔"[25]

---

[23]The Fasting of the Heart Jeanine Young _Mason,Edo,RN,CS,FAAN

[24]طاہر القادری،ڈاکٹر،فلسفہ صوم"،لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز،اکتوبر 2003ء،ص،23

[25]القرآن،سورت البقرہ:187

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے۔ محمد ﷺ کے جان نشین جب روزہ رکھے ہوئے ہوتے اور روزہ کھولنے کا ٹائم قریب آتا اگر کوئی روزہ دار روزہ کھولنے سے پہلے ہی سو جاتا تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی ان کو کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی کہ پھر شام ہو جاتی۔۔۔۔۔۔[26]

ہندو مذہب:

ہندوؤں کے ہاں بہت سارے تہوار آتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی یہ لوگ روزوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کے ہاں نہ تو روزوں کی فرضیت ہے۔ نہ ہی معنیہ مقرر اور نہ ہی کوئی دورانیہ ہے۔ مہاشیواتری کا روزہ بہت مشہور ہے۔ یہ مشہور تہوار چاند کی چودہ کو کہا جاتا ہے۔ یہ تہوار شیوا کی عبادت کے متلق ہے اور اس دن ہندو نہ صرف روزہ رکھتے ہیں۔ بلکہ اگلے دن تک کچھ نہ کھانا پینا جب تک برہمن نہ کھول لیں۔

ہندو مت روزے کی مدت کا تعین نہیں ہے۔ اور یہ روزہ اگر صبح رکھا تو تیسرے دن کی صبح کو ہی کھولا جائے گا۔ ہندو مت وہ واحد مذہب ہے جس میں پورے سال کے روزے رکھے جاتے ہیں۔[27]

سکھ مت:

سکھ مت میں روزے کا کوئی خاص تصور موجود نہیں۔ نہ ہی کوئی اقسام ہیں۔ اور نہ اوقات۔ اس مذہب کا اپنا ہی طریقہ ہے۔

بدھ مت:

غیر سامی ادیان میں بدھ مت میں بھی روزے کے نہ تو اوقات ہیں اور نہ ہی اقسام،

صرف بدھ مت میں ہندو مت کی طرح روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے۔

ان کے ہاں چار دن لگاتار صوم رکھنے کی ایک تقریب منائی جاتی ہے۔ لیکن ان کی سحری اور افطاری کے کوئی اوقات مقرر نہیں، جبکہ اسلام میں ہر چیز واضح ہے۔

روزہ ٹوٹنے کی صورت میں کیا کفارہ ہے؟ اسلام اور غیر سامی ادیان میں تقابل:

اسلام:

---

[26] محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری، الصحیح البخاری، کتاب الصیام، الحدیث، 1915

[27] لالہ بالکش تیرہ البر، "ہندوؤں کے تیوہار"، پٹنہ: خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، اکتوبر 1934ء

اسلام میں جہاں روزے فرض کیے گئے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے لیے آسانی بھی پیدا کی گئی ہے۔ اور جہاں مسلمانوں پر جان بوجھ کو روزہ توڑنا گناہ ہے۔ وہاں اس سے توبہ کرنا اور اس روزے کی قضاء کرنا بھی لازم ہے کفارہ لازم ہونے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

1: رمضان میں ادائے رمضان کی نیت سے روزہ رکھا ہو۔

2: صوم کی نیت سحری کے وقت کرلی جاتی ہے۔

3: مسافر نہ ہو۔

4: بغیر خطاء کے جان بوجھ کر روزہ توڑا ہو۔

5: روزہ ٹوٹنے کا سبب جماع یا مرغوب چیز کو بطور غذا یا لذت کے طور پر کھانا ہو۔

صوم توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر نہ کیا جائے جو روزہ کے منافی ہو۔ بغیر ادارہ کے ایسا کام بھی نہ پایا جائے، اس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی ہمت ہو۔ جیسے سخت بیماری، جن صورتوں میں کفارہ لازم نہں ہوتا۔ ان میں بھی یہ شرط ہے کہ ایسا ایک ہی بار ہو۔ اس میں نافرمانی نہ ہو ورنہ کفارہ لازم ہو گا، اگر کسی کے لیے لگاتار ساٹھ روزے رکھنا مشکل ہے تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دو دو ٹائم کا کھانا کھلائے یا پھر رقم ادا کرے۔[28]

روزہ توڑا سحری روزے کی نیت کے بغیر ہی کی، یا رمضان المبارک کے علاوہ کا روزہ تھا تو ان صورتوں میں صرف قضاء ہی لازم ہوتی ہے۔[29]

تو ایک گردن آزاد کروائے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں غریب ہوں میں سکت نہیں رکھتا تو حضور ﷺ نے فرمایا دو مہینوں کے لگاتار صوم رکھیں۔ اس نے کہا مجھ میں اتنی ہمت نہیں تو آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ"[30]

ہندومت: غیر سامی ادیان میں ہندومت جو کہ بہت بڑا مذہب ہے۔

برصغیر میں تو اس مذہب میں اپنے روحانی اور دلی سکون اور تزکیہ نفس اور کفارے کی ادیگی کے لیے روزے رکھے جاتے ہیں۔ اس مذہب میں ان لوگوں سے غلطی ہو جائے تو کفارہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن اس مذہب میں

---

[28] طاہر القادری، ڈاکٹر، فلسفہ صوم"، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003ء، ص، 125

[29] ایضاء

[30] الدر مختار، کتاب الصوم،

روزہ چھوڑنے پر کوئی پابندی اور قید نہیں اور نہ ہی قضاء لازم ہے۔ اگر رکھ کے توڑا جائے تو کوئی سزا مقرر نہیں۔ ہندو مت میں اگر گوئے یا بیل کو ذبح کر دے یا کسی کو گالی دے تو ساتھ دن کے روزے کفارے کے طور پر رکھے جاتے ہیں۔

بدھ مت:

غیر سامی ادیان بدھ مت میں تو روزے کی شکل ہی الگ ہے۔ اس مذہب میں روزے کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان کے مذہب میں صرف اندرونی سچائی کا حصول ہے۔ اور ان کے مذہب میں سچائی کا مقصد نروان، گیان اور نروان کو ہی روحانی کسرتیں کرتے ہیں۔ تاکہ روحانیت حاصل کی جائے۔ ان کے ہاں دوپہر کے وقت کھانے کو ویسے ہی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ خالی پیٹ عبادت کرتے ہیں۔ کھانے پینے کو اتنا اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس مذہب میں کفارے کے طور پر روزے رکھے جاتے ہیں۔ لیکن سفر کی وجہ سے بیماری یا غلطی سے روزہ ٹوٹ جائے تو اس کا کوئی کفارہ موجود نہیں۔

مشترک روزے۔ اسلام اور غیر سامی ادیان میں تقابل:

اسلام:

اسلام میں روزوں کی آٹھ اقسام بیان کی گئی ہیں۔ جس میں سے پہلے اسلام میں "فرض غیر معین روزے" آتے ہیں۔ یعنی وہ روزے جو رمضان میں فرض روزے تھے تو کسی بیماری کی وجہ سے نہ رکھ سکے۔ وہ رمضان کے بعد جب مرضی رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح پھر واجب معین روزے جو ہم روزہ رکھنے کی منت مانیں تو اسی دن یا تاریخ کو روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے۔

اسلام میں "غیر معین روزے "یعنی کفارے کے روزے "نذر غیر معین کے روزے "اور توڑے ہوئے نفلی روزوں کی قضاء پھر سنت روزے یعنی محرم الحرام کے روزے اور یوم بیض "یعنی ہر قمری مہینے کی تیرہویں، چودویں، پندرویں کے روزے۔ نفلی روزے " بھی رکھے جاتے ہیں۔ جیسے چھ روزے شوال کے مہینے پھر ہر مہینے کے تین روزے اس طرح "مکروہ تہذیبی "اور "مکروہ تحریمی "روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔[31]

ہندو مت:

[31] طاہر القادری، ڈاکٹر، فلسفہ صوم"، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2003ء، ص، 133، 132، 131، 130، 129

غیر سامی ادیان میں جو روزے مماثلت رکھتے ہیں وہ روزے واجب معین روزے ہیں جو غیر سامی ادیان میں منت کے روزے اور نذر کے روزے اسی تاریخ کو رکھتے ہیں۔اور ہندومت میں بھی ایام بیض اور واجب غیر معین روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔ نفلی روزے رکھنے کا رواج بھی موجود ہے۔ تو ہندومت میں صرف فرض روزوں کو چھوڑ کر باقی سارے ہی روزے رکھے جاتے ہیں۔ان کے ہاں ہر تہوار کے ساتھ روزہ رکھا جاتا ہے۔[32]

بدھ مت:

اسی طرح غیر سامی مذہب بدھ مت میں بھی ایام بیض کے روزے رکھے جاتے ہیں اور یہ چاند کہ 13،14،15 کی تاریخوں میں روزے رکھتے ہیں۔ اس مذہب میں یاترا جاتے ہوئے روزے ضرور رکھے جاتے ہیں۔نئے اور پورے چاند کے روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔اس میں صرف یہ چیز مشترک ہے۔اسی طرح غیر سامی ادیان میں روزے کی قدریں مشترک ہیں۔اور روزوں کی اہمیت اور قدر و منزلت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

نتائج بحث:

1: اسلام میں روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ جبکہ غیر سامی ادیان میں روزہ رسوم و رواج یا روایات کی صورت میں موجود ہے۔روزہ نفلی عبادات کے طور پر موجود ہے۔

2: اسلام میں روزہ رکھنے کے روحانی اور جسمانی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جبکہ غیر سامی ادیان میں نہ تو روحانی افادیت کو اجاگر کیا ہے نہ ہی جسمانی۔

3۔ اسلام میں روزہ رکھنے کے لیے وقت مقرر اور افطار کیلئے وقت مقرر اور راتوں کی فضیلت، اعتکاف کی فضیلت غرضیکہ اسلام میں عبادات کو تیس دنوں میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ تقسیم کیا گیا ہے۔ جبکہ غیر سامی ادیان ایسا کچھ نہیں موجود اور نہ ہی روزے کے اوقات مقرر ہیں۔

4۔ اسلام میں باقاعدہ طور پر روزے کا مقصد موجود ہے۔ کہ روزہ سے اللہ تعالی کے احسان کا شکر اور سب سے اہم تقوی حاصل کرنا اور قرب الٰہی حاصل کرنا ہے۔ جبکہ غیر سامی ادیان میں روزہ کا مقصد مادہ پرستی اور بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

---

[32] لالہ بالکش تیرہ البر، "ہندوؤں کے تیوہار"، پٹنہ: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، اکتوبر 1934ء

5۔اسلام میں بھی روزہ کفارہ کیلئے رکھا جاتا ہے، جیسے کہ حقوق اللہ میں کوتاہی اور غفلت سے گناہ سرزرد ہو جائیں تو روزہ رکھتے ہیں۔ جبکہ غیر سامی ادیان میں ذات پات کے اصولوں کی خلاف ورزی کا کفارہ کیلئے برت رکھا جاتا ہے۔اور بدھ مت میں روزہ بھوک پیاس ہے اور مقصد نروان حاصل کرنا ہے۔

6۔اسلام میں بھی روزہ نفس اور خواہشات کو کنڑول کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ غیر سامی ادیان میں بھی تزکیہ نفس کا خیال رکھا جاتا ہے۔

7۔ غرضیکہ اسلام روزہ رکھنے کے اصول ضوابط ،فوائد اور اہمیت ،اوقات، تقوی ،تزکیہ نفس ،قرب الہی،احساس ہمدردی ہر چیز کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جبکہ غیر سامی ادیان میں روزہ کا مقصد،افادیت دنیاوی ہے۔اخروی نہیں ہیں۔